دہشت گردی اور اسلام

عبدالمحسن بن حمد العباد البدر
مترجم: حافظ انس نضر☆ مدنی

بم دھماکوں کو 'جہاد' قرار دینا کہاں کا اسلام ہے؟!

کتابچہ بأي عقل و دین یکون التدمیر و التفجیر جهادًا؟کا ترجمہ

شیخ عبدالمحسن العباد مدینہ منورہ کی بزرگ فاضل شخصیت ہیں، مدینہ یونیورسٹی کے ابتدائی دور سے آپ وہاں حدیث کے پروفیسر رہے ہیں اور سعودی عرب سے تعلیم یافتہ پاکستان کے اکثر اہل علم آپ کے شاگرد ہیں۔ سعودی عرب میں آپ کی شرعی رائے کو بڑی وقیع حیثیت حاصل ہے اور مسجد ِنبویؐ میں بھی آپ باقاعدہ درس دیتے رہے ہیں۔ موصوف کا زیر نظر مضمون سعودی عرب کے حالیہ بم دھماکوں کے تناظر میں لکھا گیا ہے اور وہاں کے مخصوص حالات میں احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہوئے موصوف نے دینی رہنمائی دینے کی کوشش کی ہے۔ عالم اسلام کو درپیش دہشت گردی اور بم دھماکوں کے سلسلے میں اس مضمون میں قرآن وحدیث سے متعدد دلائل کو حسن ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔ بعض پہلوؤں سے اس موضوع پر بحث کی مزید گنجائش کے ساتھ زیر نظر مضمون کا اُردو ترجمہ نذر قارئین ہے۔ (حسن مدنی)

اسلام میں 'غلو' کی مذمت

مسلمان کو راہِ حق سے ہٹانے اور گمراہ کرنے کیلئے شیطان عموماً دو قسم کے گر آزماتا ہے:

1. اگر تو مسلمان اہل معاصی میں سے ہو تو شیطان اس کے لئے خواہشات اور معاصی کو کچھ اس طرح مزین کرکے پیش کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اِطاعت وفرمانبرداری سے دور ہی رہے اور اُس کا نیک کام کرنے کو دل ہی نہ چاہے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے: «حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ» (صحیح بخاری:۶۴۸۷، صحیح مسلم:۲۸۲۲)

☆ حافظ عبدالرحمن مدنی کی منجھلے صاحبزادے حافظ انس نضر مدنی نے **جامعہ لاہور الاسلامیہ** سے ۱۹۹۷ء میں سندِفراغت کے بعد، ۲۰۰۲ء میں **مدینہ منورہ یونیورسٹی** کی شریعت فیکلٹی سے ممتاز حیثیت میں سندِفضیلت حاصل کی ہے اور ان دنوں پنجاب یونیورسٹی کے شیخ زید سنٹر میں پی ایچ ڈی کے طالبعلم ہیں۔ آپ ان دنوں ٹرسٹ کے زیر اہتمام **اسلامک انسٹیٹیوٹ** (مردانہ شعبہ) کے انچارج کی ذمہ داری انجام دے رہے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

”جنت کو ناپسندیدہ اَفعال (جن کے کرنے کا دل نہ چاہے)، جبکہ جہنم کو (نفس کی) مرغوب چیزوں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے۔“

❷ اور اگر مسلمان نیکوکار اور عابد ہو تو شیطان اس کے لئے دین میں غلو اور تشدد پسندی کو اس طرح مزین کر کے پیش کرتا ہے کہ اس کی نیکی برباد ہوجاتی ہے اور اسے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری کا ذرّہ برابر بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ غلو بھی ناپسندیدہ ہے، فرمانِ باری ہے:

{يَـأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللهِ إِلَّا الْحَقَّ} (النساءَ:۱۷۱)

”اے اہل کتاب! اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ، اور اللہ تعالیٰ پر بجز حق کے کچھ نہ کہو۔“ نیز فرمایا:

{قُلْ يَـأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ} (المائدۃ:۷۷)

”کہہ دیجئے اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو پہلے سے بہک چکے ہیں اور بہتوں کو بہکا بھی چکے ہیں اور سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔“

اسی طرح فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

«إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ»

”دین میں انتہا پسندی سے بچو، تم سے پہلے (اہل کتاب وغیرہ) دین میں انتہا پسندی اختیار کرنے کے سبب ہی تباہ برباد ہوگئے۔“ (نسائی وغیرہ:۳۰۵۷، سلسلہ اَحادیث صحیحہ،۱۲۸۳)

ذاتی رائے پر اعتماد اور علما سے پوچھنے میں گریز!

ان انتہا پسندوں کے لئے شیطان اپنی خواہشات کی پیروی اور دین کے غلط فہم کو بہت اچھے اعمال بنا کر پیش کرتا ہے، اور ان کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ علماے حق کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں تاکہ یہ علماے ربانی انہیں صحیح راہ نہ دکھلا دیں اور یہ لوگ اپنی گمراہی اور کج فہمی پر قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ} (صٓ:۲۶)

”اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو، ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔“

نیز فرمایا: {وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللهِ} (القصص:۵۰)

www.KitaboSunnat.com

''اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو۔''

نیز فرمایا: {أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ} (فاطر:۸)

''کیا پس وہ شخص جس کے لئے اس کے برے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے) کیا وہ ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے؟)، اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہِ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہئے۔'' اور فرمایا:

{أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ}

''کیا پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جس کے لئے اُس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو؟'' (محمد: ۱۴)

اور فرمایا: {هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ} (آلِ عمران: ۷)

''وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے آپ پر کتاب اُتاری جس میں واضح، مضبوط آیتیں ہیں جو اَصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں۔ پس جس کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور من مانی مراد کی جستجو کے لئے۔''

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے درج بالا آیت تلاوت کی اور فرمایا:

«إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ»

(صحیح بخاری: ۴۵۴۷، صحیح مسلم: ۲۶۶۵)

''جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کے پیچھے لگ جاتے ہیں تو ان سے کنارہ کش رہو کیونکہ یہی وہ لوگ جن کا اللہ نے)اس آیت میں) ذکر فرمایا ہے۔''

نیز فرمانِ نبوی ہے:

«مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ» (صحیح بخاری ۷۱، صحیح مسلم: ۱۰۳۷)

''اللہ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں۔''

اس حدیثِ مبارکہ کا منطوق)واضح مفہوم) ایک طرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی شخص کے ساتھ بھلائی کے ارادے کی علامت یہ ہے کہ وہ اس کو دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں تو دوسری

www.KitaboSunnat.com

طرف اُس کا مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ فرمائیں تو اسے دین کی سمجھ حاصل نہیں ہوتی اور وہ غلط چیز کو صحیح سمجھتا رہتا ہے اور اسی پر عمل پیرا رہتا ہے۔

دین میں یہی سوءِ فہم خوارج میں بھی پیدا ہوا اور انہوں نے سیدنا علیؓ کے خلاف بغاوت کردی اور ان سے جنگ بھی کی۔ حالانکہ وہ نصوصِ شرعیہ کو صحیح طور پر سمجھ نہ سکے جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا تھا- یہی وجہ ہے کہ جب سیدنا علیؓ نے سیدنا ابن عباسؓ کو ان کے ساتھ بات چیت کے لئے بھیجا اور انہوں نے ان کے سامنے ان نصوصِ شرعیہ کا صحیح مفہوم بیان کیا تو ان میں سے ایک خاطر خواہ تعداد راہِ حق کی طرف پلٹ آئی، اور جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگائی ہوئی تھی وہ اپنی گمراہی پر باقی رہے۔

❶ سیدنا ابن عباسؓ اور خوارج کے مابین مناظرے کی تفاصیل صحیح احادیث میں ملتی ہیں۔ ان اَحادیثِ مبارکہ میں ابن عباسؓ بنفسِ نفیس یہ واقعہ بیان کرتے ہیں:

میں نے خوارج سے کہا: ''میں تمہارے پاس صحابہ کرامؓ کی طرف سے آیا ہوں تاکہ تمہیں وہ کچھ بتاؤں جو صحابہ کا مذہب ہے۔ صحابہؓ ہی وہ معزز ہستیاں ہیں جن میں قرآن کریم نازل ہوا، وہ تم سے زیادہ وحی اور اس کے مفہوم سے واقف ہیں، اور تم میں ایک بھی صحابی نہیں۔''

تو خوارج میں سے بعض نے کہا: ''قریش سے جھگڑا مت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتے ہیں: {بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ} (الزخرف:۵۸)

کہ ''بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔''

ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کی عبادت میں اس قوم جیسی محنت کرنے والی قوم کبھی نہیں دیکھی، جن کے چہرے سحر خیزی کی وجہ سے متغیر ہوں، گویا ان کے ہاتھ پاؤں ان کی عبادت کی شہادت پیش کررہے ہیں۔ پس کچھ لوگ چلے گئے، لیکن بعض نے کہا: ''ہم ضرور ان سے بات چیت کریں گے اور دیکھیں گے کہ یہ کیا کہتے ہیں؟'' تو میں نے ان سے کہا: ''مجھے یہ بتلاؤ کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کے چچیرے بھائی، آپ کے داماد (سیدنا علیؓ) اور مہاجرین انصار سے کس چیز کا انتقام لے رہے ہو؟'' انہوں نے جواب دیا کہ تین باتوں کا۔ میں نے پوچھا: کونسی؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ اللہ کی بجائے لوگوں کو حاکم بناتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: {إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ} (یوسف:۴۰) کہ ''حکم و

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔'' تو بندوں کا فیصلے سے کیا تعلق ہے؟'' میں نے کہا کہ یہ تو ایک بات ہوئی۔ انہوں نے کہا: ''دوسری بات یہ کہ علیؓ قتال تو کرتے ہیں، لیکن نہ تو مالِ غنیمت حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کو قید کر کے غلام لونڈی بناتے ہیں۔) اب دو ہی باتیں ہیں) اگر تو وہ کفار سے قتال کر رہے ہیں تو ان کو غلام لونڈی بنانا بھی جائز ہے اور مالِ غنیمت حاصل کرنا بھی، اور اگر وہ کافر نہیں بلکہ مؤمن ہیں تو ان سے قتال کرنا ہی جائز نہیں۔'' میں نے کہا کہ یہ دو باتیں ہوئیں، تیسری بات؟ تو انہوں نے کہا: ''علیؓ نے اپنے آپ سے امیر المومنین کا لقب ختم کر دیا ہے)یعنی انہوں نے اپنے آپ کو امیر المومنین کہلوانے سے روک دیا ہے)، لہٰذا وہ امیر الکافرین بن گئے ہیں۔'' میں نے کہا کہ کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، بس یہی باتیں ہیں۔

میں نے ان سے کہا: ''اگر میں تمہاری تمام باتوں کا جواب کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ سے دوں تو کیا تم راضی ہو جاؤ گے؟'' انہوں نے کہا کہ جی ہاں! ...... تو میں نے کہا:

''اوّل تو تمہارا یہ کہنا کہ انہوں نے اللہ کے معاملے میں لوگوں کو حاکم بنایا ہے تو میں تم پر ایسی آیت تلاوت کرتا ہوں جس میں خرگوش وغیرہ کے شکار پر اس کی قیمت مقرر کرنے کا فیصلہ لوگوں کی طرف لوٹایا (یعنی ان کو حاکم قرار دیا) گیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا ٱلصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ ٱلنَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ} (المائدۃ: ۹۵)

کہ ''اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالتِ احرام میں ہو۔ اور جو شخص تم میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا جو کہ مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں۔'' تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا انسانوں کا فیصلہ خرگوش وغیرہ کے شکار کے معاملے میں افضل ہے یا پھر خون اور آپس میں صلح کے معاملے میں؟! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود فیصلہ کر دیتا اور اس معاملے میں لوگوں کو فیصل نہ بناتا۔

اسی طرح عورت اور اس کے شوہر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَٱبْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ ٱللَّهُ بَيْنَهُمَا} (النساء: ۳۵)

www.KitaboSunnat.com

''اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی اَن بن کا خوف ہو تو ایک منصف، مرد والوں میں سے اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو، اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں ملاپ کرا دے گا۔'' تو اللہ نے اس معاملے میں بھی لوگوں کے فیصلے کو ایک محفوظ طریقہ بنا دیا ہے۔ کیا یہ جواب واضح ہے یا اور تشفی کی ضرورت ہے؟''

انہوں نے کہا: ''نہیں، تشفی ہو چکی۔ یہ جواب بالکل واضح ہے۔''

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا:

''رہا تمہارا یہ کہنا کہ علیؓ نے قتال کیا تو نہ کسی کو قیدی بنایا اور نہ ہی مالِ غنیمت حاصل کیا، کیا تم اپنی ماں اُمّ المومنین عائشہ صدیقہؓ کو لونڈی بنانا چاہتے ہو، اور ان سے وہی کچھ روا رکھنا چاہتے ہو جو ایک لونڈی سے روا رکھا جاتا ہے؟ اگر تو تم یہی کرنا چاہتے ہو تو تم کافر ہو جاؤ گے، اور اگر تم کہو کہ وہ ہماری ماں نہیں تو بھی تم کافر ہو جاؤ گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ} (الاحزاب: ٦) کہ ''پیغمبر مؤمنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مؤمنوں کی مائیں ہیں۔'' پس تم لوگ دو گمراہیوں کے درمیان گھوم رہے ہو، جس طرف بھی تم جاؤ گے، گمراہ ہو جاؤ گے۔'' تو خوارج نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ بات بھی واضح ہے؟

انہوں نے کہا کہ جی ہاں! میں نے کہا:

''رہا تمہارا یہ اعتراض کہ انہوں نے اپنے آپ سے امیر المومنین کا لقب ختم کر دیا ہے، تو میں تمہیں ایسی دلیل دیتا ہوں جس پر تم راضی ہو جاؤ گے۔ تمہیں معلوم ہے کہ جب سہیل بن عمروؓ اور ابوسفیانؓ وغیرہ سے اللہ کے نبی ﷺ نے جنگ بندی کا معاہدہ کیا تو اَمیر المومنین (سیدنا علیؓ) سے فرمایا: «اُكْتُبْ يَا عَلِي! هٰذَا مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ (ﷺ)» کہ ''اے علیؓ! لکھو: یہ وہ معاہدہ ہے جس پر اللہ کے رسول نے صلح کی ہے۔'' مشرکین نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، اگر ہمیں یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ سے قتال نہ کرتے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، اكْتُبْ يَا عَلِي! هٰذَا مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُ اللهِ» کہ ''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں تیرا رسول ہوں، اے علی! لکھو: یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔'' اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ علیؓ سے بہتر تھے تو جب انہوں نے رسول اللہ مٹا دیا تو کیا انہوں نے اپنے آپ کو نبوت سے خارج کر دیا؟''

www.KitaboSunnat.com

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ''خوارج میں سے دو ہزار لوگ راہِ راست پر آ گئے اور باقی اپنی گمراہی پر ہی مرے۔'' (مستدرک حاکم: ۲/ ۱۵۰، صحیح علیٰ شرطِ مسلم)

تو اس واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ دو ہزار خوارج راہِ راست پر اس وجہ سے آئے کیونکہ سیدنا ابن عباسؓ نے ان پر حق کو بالکل واضح کر دیا تھا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ اہل علم کی طرف رجوع کرنے سے انسان شر اور فتنوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ} (النحل: ۴۳)

''پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کر لو۔''

❷ مسلمانوں کا اپنے دینی اور دنیاوی معاملات میں اہل علم کی طرف رجوع کرنا ہی بہتر ہوتا ہے، اس کی دلیل صحیح مسلم کی یہ روایت بھی ہے، یزید الفقیرؒ بیان کرتے ہیں:

''میں بھی ان لوگوں میں تھا جو خوارج کی رائے اور مذہب سے متاثر ہو گئے تھے، تو ایک مرتبہ ہم (خوارج) ایک جماعت کی صورت میں نکلے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ پہلے حج کریں گے اور پھر مسلمانوں سے قتال کریں گے۔ جب ہم مدینہ نبویہ پہنچے تو جابر بن عبداللہؓ کے پاس سے ہمارا گزر ہوا جو ایک ستون سے ٹیک لگائے لوگوں کو اللہ کے نبی ﷺ کی حدیثیں سنا رہے تھے، اس دوران انہوں نے جہنمیوں کا ذکر کیا (کہ بعض لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں ڈالے جائیں گے)۔ میں (یزید) نے اُن سے کہا کہ اے صحابیؓ رسول! آپ لوگوں کو کیسی حدیثیں سنا رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ} (آل عمران: ۱۹۲)

کہ ''(اے اللہ!) جسے تو جہنم میں ڈالے یقیناً تو نے اسے رُسوا کیا، اور ظالموں کا مددگار کوئی نہیں۔'' اور {كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا} (السجدۃ: ۲۰) کہ ''جب کبھی اس (دوزخ) سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔'' تو آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟''

یزیدؒ کہتے ہیں کہ سیدنا جابرؓ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! فرمایا کہ کیا تم نے مقامِ محمود کے بارے میں سنا ہے جو نبی کریمؐ کو عطا کیا جائے گا؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا وہ مقامِ محمود ہے جہاں اللہ جن لوگوں کو جہنم سے نکالنا چاہیں گے، نکال لیں گے۔ پھر حضرت جابرؓ نے پل صراط اور اس سے لوگوں کے گزرنے کی کیفیت

www.KitaboSunnat.com

بیان کی، مجھے ڈر ہے کہ میں کچھ بھول چکا ہوں، سوائے اس بات کے کہ وہ کہہ رہے تھے:

''کچھ لوگ آگ میں داخل ہونے کے بعد اس سے اس حال میں نکلیں گے کہ گویا وہ سیاہ لکڑی) یا گندم کے دانے کے کمزور خوشے) کی طرح ہوں گے، پھر وہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں داخل ہوں گے اور اس میں غسل کریں گے، پھر جب اس سے نکلیں گے تو گویا وہ کورے کاغذ) جو سفید ہوتا ہے) کی طرح ہوں گے۔''

یزیدؒ کہتے ہیں کہ جب ہم واپس آئے تو ہم نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ تم پر افسوس ہو، کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ بزرگ) سیدنا جابر بن عبداللہؓ) اللہ کے نبی ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کر رہے ہیں، پس ہم وہیں سے واپس ہوگئے، اور اللہ کی قسم! ہم میں سے کسی نے بھی خروج نہ کیا۔'' (مسلم:۱۹۱، یہ حدیث ابن ابی حاتم اور ابن ابی مردویہ وغیرہ میں ہے)

امام ابن کثیرؒ نے سیدنا جابر بن عبد اللہ کی یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: {يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا} (المائدۃ: ۳۷) کہ ''یہ چاہیں گے کہ دوزخ میں سے نکل جائیں لیکن یہ ہرگز اس میں سے نہ نکل سکیں گے۔'' کی تفسیر میں بیان کی ہے۔ (۲/ ۶۲)

درج بالا حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جماعت کو خوارج کی یہ رائے پسند آئی کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہو جاتا ہے اور ہمیشہ آگ میں رہے گا، لیکن جب یہ سیدنا جابرؓ سے ملے اور انہوں نے انکے سامنے حق واضح فرما دیا تو یہ حق کی طرف پلٹ آئے اور اپنی باطل رائے کو چھوڑ دینے کے ساتھ ساتھ حج کرنے کے بعد مسلمانوں کے خلاف خروج کے ارادے سے بھی باز آگئے۔ یہ وہ سب سے بڑا فائدہ ہے جو ایک مسلمان اہل علم کی طرف رجوع کر کے حاصل کر سکتا ہے۔

۳ دین میں غلو، راہِ حق سے انحراف اور سلف صالحین کی طریقے کو چھوڑنے کے انتہائی خطرناک اثرات ہوا کرتے ہیں ہیں۔ سیدنا حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ، حَتَّى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْءًا لِلإِسْلَامِ، انْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ، وَسَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ»

''میں تم میں سب سے زیادہ جس شخص پر ڈرتا ہوں وہ وہ آدمی ہے جو قرآنِ کریم پڑھتا ہے حتیٰ کہ جب قرآن کا اثر اس پر نظر آنا شروع ہوتا ہے اور وہ اسلام کی ڈھال بن جاتا ہے تو اچانک وہ اسلام سے نکل جاتا ہے اور اسے اپنے پس پشت ڈال دیتا ہے، اور اپنے ہمسائے پر

شرک کی تہمت لگا کر اس پر تلوار سونت لیتا ہے۔'' حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ان دونوں میں سے کون شرک کے زیادہ قریب ہے؟ الزام لگانے والا یا جس پر الزام لگایا جارہا ہے'' فرمایا: «بَلِ الرَّامِي» ''بلکہ الزام لگانے والا۔'' (رواہ البخاری فی التاریخ وابویعلی وابن حبان والبزار، دیکھئے: السلسلة الصحیحة للألبانی ۳۲۰۱)

۴ نوعمری میں غلط فہمی کا امکان غالب ہوا کرتا ہے۔ اس پر سیدنا عروہ بن زبیرؒ کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اُمّ المومنین عائشہؓ سے کہا ...... اور میں اس وقت نوخیز یعنی چھوٹی عمر کا تھا ...... کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} (البقرة: ۱۵۸) کہ ''صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، اس لئے بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنے والے پر ان کا طواف کر لینے میں بھی کوئی گناہ نہیں۔'' میں اس شخص پر کوئی گناہ نہیں سمجھتا جو صفا ومروہ کی سعی نہ کرے، اُمّ المومنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں! اگر اس آیت کا مطلب یہی ہوتا جو تم کہہ رہے ہو تو آیت اس طرح ہوتی: فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، حقیقت میں یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو منات بت کے نام کا احرام باندھتے تھے اور یہ بت 'وادی قدید' کے قریب تھا اور صفا مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} (ایضاً) کہ ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، اس لئے بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنے والے پر ان کا طواف کر لینے میں بھی کوئی گناہ نہیں۔'' (صحیح بخاری: ۴۴۹۵)

سیدنا عروہ بن زبیرؒ کا شمار تابعین کے بہترین علماء میں ہوتا ہے، اور وہ مدینہ نبویہ کے سات معروف فقہاء میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی غلط فہمی کا عذر یہ پیش کیا کہ جب میں نے یہ سوال کیا تو اُس وقت میری عمر چھوٹی تھی۔ اس سے یہ بات واضح ہے کہ نوعمری میں غلط فہمی کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل علم کی طرف رجوع کرنے میں ہی خیر وبرکت اور سلامتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بم دھماکوں اور دہشت گردی کو جہاد قرار دینا کون سی عقلمندی اور دین ہے؟

درج بالا تمہید سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ابلیس لعین نیک لوگوں کی نیکی اور ان کے دین کو فاسد کرنے کے لئے خوارج کی مانند ان میں انتہا پسندی کی روش پیدا کر دیتا ہے۔ اس انتہا پسندی اور دوسرے فتنوں سے بچنے کی واحد صورت یہ ہے کہ اہل علم کی طرف رجوع کیا جائے۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباسؓ سے مناظرہ کے بعد دو ہزار خوارج اور سیدنا جابرؓ سے مباحثہ کے بعد وہ جماعت جس نے باطل کا ارادہ کیا تھا، واپس راہِ حق کی طرف پلٹ آئے۔

اسکے بعد میں عرض کرتا ہوں کہ آج کی رات، کل کی رات کے کتنی مشابہ تھی، ریاض شہر میں آج جو بھی تباہی و بربادی دیکھنے میں آئی اور اُس سال (یعنی ۱۴۲۴ھ) کے شروع میں مکہ مکرمہ اور مدینہ نبویہ میں جو اسلحہ اور دھماکہ خیز بارود برآمد ہوا، یہ سب شیطان کے گمراہ کرنے اور غلو وانتہا پسندی کو مزین کرنے کے سبب تھا، یہ تمام کام فساد فی الارض میں داخل ہیں اور جرم کی قبیح ترین صورت ہیں، اور شیطان کا ان کو یہ باور کرانا کہ یہ جہاد ہے یہ اس سے بھی فروتر ہے۔

کسی معصوم جان کو قتل کرنا، بے گناہ مسلمانوں اور معاہدین (یعنی وہ غیر مسلم جو کسی معاہدے کے بعد کسی مسلم علاقے میں داخل ہوں) کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا، جو لوگ امن میں ہیں ان کو خوف و دہشت میں مبتلا کرنا، عورتوں کو بیوہ، بچوں کو یتیم کرنا اور عمارتوں کو ان کے رہنے والوں سمیت ملیامیٹ کر دینا کس عقل اور دین کی رو سے جہاد بنتا ہے؟!

آئندہ سطور میں، میں پرانی شریعتوں میں قتل کی تعظیم اور شریعتِ محمدیہ میں مسلمانوں کے خودکشی کرنے اور مسلمانوں اور مجاہدین کو جان بوجھ کر یا غلطی سے قتل کرنے والوں کے بارے میں کتاب و سنت کے تمام نصوص کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کروں گا { لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ } (الانفال: ۴۲) کہ ''تاکہ جو ہلاک ہو، دلیل پر (یعنی یقین جان کر) ہلاک ہو اور جو زندہ رہے، وہ بھی دلیل پر (حق پہچان کر) زندہ رہے۔''

اور میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ راہِ حق سے بھٹکنے والوں کو حق کی طرف ہدایت دے اور اُن کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور مسلمانوں کو شریروں کے شر سے بچائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دُعا کو سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

سابقہ شریعتوں میں قتل کی تعظیم اور حرمت

① اللہ تعالیٰ سیدنا آدمؑ کے دونوں بیٹوں میں سے ایک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

{فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ} (المائدۃ:۳۰)

''پس اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا اور اس نے اسے قتل کر ڈالا، جس سے نقصان پانے والوں میں سے ہوگیا۔''

② اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

{ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَآئِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا}

''اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے گا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔'' (المائدۃ: ۳۲)

③ نبی کریم ﷺ نے فرماتے ہیں:

« لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ » (صحیح بخاری: ۳۳۳۵، صحیح مسلم: ۱۶۷۷)

''کوئی شخص بھی مظلوم قتل نہیں کیا جاتا مگر آدم علیہ السلام کے بیٹے پر بھی اس کا گناہ ہوتا ہے، کیونکہ پہلا شخص ہے جس کی قتل کیا۔''

④ اللہ تعالیٰ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بابت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے خضرؑ سے کہا:

{أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا} (الکہف: ۷۴)

''کیا آپ نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بیشک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی۔''

⑤ اللہ عزوجل نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

{فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ، قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ} (القصص: ۱۵،۱۶)

''اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی، جس پر موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کے مکا مارا جس سے وہ مرگیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) کہنے

www.KitaboSunnat.com

لگے یہ تو شیطانی کام ہے، یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے۔ پھر دُعا کرنے لگے کہ اے پروردگار! میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا، تو مجھے معاف کردے، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، وہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔''

◉ ایک دفعہ سالم بن عبداللہ بن عمرؓ نے اہل عراق سے کہا:

''اے اہل عراق! تم پر تعجب ہے کہ تم صغیرہ گناہوں کے بارے میں بہت سوال کرتے ہو حالانکہ تم سب سے زیادہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہو، میں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے سنا، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''فتنہ وہاں سے نمودار ہوگا ...... اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا ...... جہاں سے شیطان کے سینگ نمودار ہوتے ہیں اور تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کرو گے، (یاد رکھو!) موسیٰ کا آلِ فرعون میں سے ایک شخص کو قتل کرنا بھی غلطی تھی، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا: { وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُونًا } (طٰہٰ:۴۰) ''اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تجھے غم سے بچا لیا، غرض ہم نے تجھے اچھی طرح آزما لیا۔'' (مسلم:۲۹۰۵)

سیدنا سالمؒ کے اس قول ...... کہ تم صغیرہ گناہوں کا سوال کرتے ہو اور سب سے زیادہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہو ...... سے اشارہ اس واقعے کی طرف ہے جو سیدنا ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ اہل عراق میں سے ایک شخص نے اُن سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کیا)یعنی کیا مچھر کو مارنا جائز ہے؟) تو انہوں نے فرمایا:

''اس شخص کو دیکھو! یہ مجھ سے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کرتا ہے حالانکہ ان لوگوں نے نبی ﷺ کے نواسے کو قتل کیا ہے، حالانکہ میں نے نبی ﷺ کو سنا کہ آپ فرما رہے تھے: «هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا» کہ ''حسنؓ و حسینؓ دُنیا میں میرے پھول ہیں۔'' (صحیح بخاری:۵۹۹۴)

⑥ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل سے فرماتے ہیں:

{ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ } (البقرۃ:۸۴)

کہ ''اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا کہ آپس میں خون نہ بہانا)قتل نہ کرنا) اور آپس والوں کو جلا وطن نہ کرنا، تم نے اقرار کیا اور تم اس کے شاہد بنے۔''

⑦ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: { وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ}

کہ ''اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کردی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے۔'' (المائدۃ:۴۵)

مسلمان کا اپنے آپ کو عمداً (جان بوجھ کر) یا غلطی سے قتل کرنا

① اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا. وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرًا} (النسائ:۲۹،۳۰)

''اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، مگر تمہاری آپس کی رضامندی سے خرید وفروخت ہو، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے اور جو شخص یہ سرکشی اور ظلم کرے گا تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔''

② سیدنا ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْئٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (بخاری:۶۰۴۷، مسلم:۱۷۶)

''جس شخص نے اپنے آپ کو جس چیز کے ساتھ قتل کیا تو اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔''

③ سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا» (صحیح بخاری:۵۷۷۸، صحیح مسلم:۱۷۵)

''جس شخص نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر ہلاک کردیا تو جہنم میں بھی وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنے آپ کو گراتا رہے گا۔ اور جس شخص نے اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے قتل کیا تو جہنم میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ میں ہمیشہ ہمیشہ گھونپتا رہے گا۔''

④ سیدنا ابوہریرہؓ سے ہی مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

«الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ»

www.KitaboSunnat.com

''جو اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر مار ڈالے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹا رہے گا اور جو اپنے آپ کو نیزے سے ہلاک کرتا ہے وہ آگ میں بھی اپنے آپ کو نیزا مارتا رہے گا۔'' (بخاری: ۱۳۶۵)

یہ حدیثِ مبارکہ مسنداحمد وغیرہ میں بھی ہے اور اس میں اضافہ ہے:

«وَالَّذِي يَتَقَحَّمُ فِيهَا يَتَقَحَّمُ فِي النَّارِ» (مسند احمد: ۹۶۱۸، وسلسلہ صحیحہ از البانی: ۳۴۲۱)

''اور جو نہر میں کود کر خودکشی کرلے وہ جہنم میں بھی داخل ہوگا۔''

⑤ حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا جندبؓ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی جس کو ہم ابھی تک نہیں بھولے، نہ ہی مستقبل میں بھولنے کا ڈر ہے اور نہ ہی ہمیں یہ خدشہ ہے کہ جندبؓ نے نبی کریم ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کیا ہو۔ آپ نے فرمایا:

«كَانَ بِرَجُلٍ جُرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللهُ: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ» (صحیح بخاری: ۱۳۶۴، صحیح مسلم: ۱۸۰)

''ایک شخص کو کوئی زخم لگ گیا تو اس نے اپنے آپ کو قتل کرلیا، اللہ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان کے بارہ میں مجھ سے سبقت لی ہے لہٰذا میں اس پر جنت حرام کردی ہے۔''

⑥ سیدنا جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص زخمی ہوا، اس نے اپنے ترکش سے خنجر نکالا اور اپنے آپ کو ذبح کر ڈالا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔''

(صحیح ابن حبان (موارد الظمان:) ۷۶۳، صحیح ترغیب: ۲۴۵۷ از البانی)

اور جو شخص اپنے آپ کو غلطی سے ہلاک کر ڈالے تو وہ عنداللہ معذور ہوگا اور اسے کوئی گناہ نہ ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: { وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلٰكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ } (الاحزاب: ۵) کہ ''تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہوجائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا ارادہ دِل سے کرو۔''

اسی طرح { رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا } (البقرۃ: ۲۸۶) کہ ''اے ہمارے ربّ! اگر ہم سے بھول چوک یا غلطی ہوجائے تو مؤاخذہ نہ فرمانا'' پر اللہ جل شانہ نے فرمایا:

«قَدْ فَعَلْتُ» کہ ''میں نے یہ دُعا قبول کی۔'' (صحیح مسلم: ۱۲۶)

مسلمان کو ناحق عمداً یا غلطی سے قتل کرنا

کسی مسلمان کے قتل کی دو صورتیں ہی ہوسکتی ہیں:

❀ حق کے ساتھ ❀ بغیر حق کے

www.KitaboSunnat.com

حق کے ساتھ قتل کی صورت تو یہ ہے کہ حاکم کسی کو قصاص یا حد کی بنا پر قتل کرے۔
جبکہ بغیر حق کے قتل یا تو جان بوجھ کر ہوتا ہے یا پھر غلطی سے۔
نیچے ہم بغیر حق کے) عمداً یا غلطی کے ساتھ) قتل کا حکم ذکر کرتے ہیں:
کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کے متعلق کتاب وسنت کے واضح احکامات درج ذیل ہیں:

① اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
{وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّلَهُ عَذَابًا عَظِيمًا} (النسائ: ۹۳)
''اور جو کوئی کسی مؤمن کو قصداً قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار رکھا ہے۔''

② اللہ عزوجل نے فرمایا:
{وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰـهًا اٰخرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِکَ يَلْقَ أَثَامًا، يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا، إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَأُولٰئِکَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا} (الفرقان: ٦٨ تا ٧٠)
''اور وہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ نے منع کر دیا ہو۔ وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔''

③ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: {وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ} (الانعام: ۱۵۱، الاسرائ: ۳۳)
''اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا''

④ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
{وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ} (الانعام: ۱۵۱)

www.KitaboSunnat.com

''اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تمہیں اور انہیں رزق دیتے ہیں۔''

⑤ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

{ وَلَاتَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيرًا }(الاسرائ: ۳۱) کہ ''اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو، انہیں اور تمہیں ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔''

⑥ خالق کائنات فرماتے ہیں:{قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللهُ افْتِرَآءً عَلَى اللهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ }(الانعام: ۱۴۰)

''واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو محض ازراہِ حماقت بلا کسی سند کے قتل کر ڈالا اور جو چیزیں ان کو اللہ نے کھانے پینے کو دی تھیں ان کو حرام کر لیا محض اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر۔ بیشک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہِ راست پر چلنے والے نہیں ہوئے۔''

⑦ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَآءِ»
(صحیح بخاری: ۶۸۶۴، صحیح مسلم: ۱۶۷۸)

''روزِ قیامت لوگوں کے مابین سب سے پہلے قتل کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔''

⑧ نبی کریم ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبے میں مسلمان کے خون کی حرمت کو ماہِ ذی الحجۃ، مکہ مکرمہ اور یومِ نحر کے مشابہ قرار دے کر اس کی حرمت کی بہت تاکید فرمائی۔

سیدنا ابوبکر صدیق ؓ سے روایت ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے عید کے روز ہمیں خطبہ دیا، اور فرمایا: «أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هٰذَا؟» کہ ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپ کچھ دیر خاموش رہے، ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپ اسے کسی اور نام سے موسوم کر دیں گے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ؟» کہ ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے کہا کہ کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: «أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» کہ ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپ کچھ دیر خاموش رہے، ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپ اسے کسی اور نام سے موسوم کر دیں گے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟» کہ ''کیا یہ ذی الحجہ نہیں؟'' ہم نے کہا کہ کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» کہ ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، آپ کچھ دیر خاموش رہے، ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپ اسے کسی اور نام سے موسوم

www.KitaboSunnat.com

کر دیں گے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَلَيسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟» کہ ''کیا یہ حرمت والا شہر) مکہ مکرمہ) نہیں؟'' ہم نے کہا کہ کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: « فَإِنَّ دِمَآئَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلَىٰ يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» کہ ''پس تمہارے خون، مال اور عزتیں آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت کی طرح حرام ہیں حتیٰ کہ تم لوگ اپنے رب سے ملاقات کر لو، خبردار کیا میں نے پہنچا دیا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: « فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَىٰ مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ » کہ ''پس جو یہاں موجود ہے وہ غائب کو پہنچا دے کیونکہ کئی لوگ جن کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ اس کو یاد رکھتے ہیں، تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔''

(صحیح بخاری: ۶۸، ۱۷۴۱، صحیح مسلم: ۱۶۷۹، یہ تاکید صحیح بخاری میں سیدنا ابن عباسؓ: ۱۷۳۹ اور ابن عمرؓ: ۱۷۴۲ سے، اور صحیح مسلم میں سیدنا جابرؓ: ۱۲۱۸ سے بھی مروی ہے)

⑨ سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ» کہ ''سات تباہ کن چیزوں سے بچو'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیا ہیں؟ ...... آپ ﷺ نے فرمایا:

« الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ »

''شرک، جادو، کسی ایسی جان جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کا ناحق قتل، یتیم کا مال کھانا جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا، پاکدامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا الزام دھرنا۔''
(صحیح بخاری: ۲۷۶۶، صحیح مسلم: ۱۴۵)

⑩ سیدنا عبد اللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا » (صحیح بخاری: ۶۸۶۲)

کہ ''مؤمن کے دین میں ہمیشہ کشادگی) مغفرت کی اُمید) رہتی ہے جب تک اس سے ناحق خون سرزد نہ ہو جائے۔''

صحابی جلیل سیدنا ابن عمرؓ فرماتے ہیں: «إن من ورطات الأمور التي لا مخرج لِمَن أوقع نفسه فيها سفك الدم الحرام بغير حله» (صحیح بخاری: ۶۸۶۳)

’’یقینا ناحق خون بہانا ان اُمور میں سے ہے جو انسان کو گھیر لیتے ہیں اور ان سے چھٹکارا ممکن نہیں۔‘‘

⑪ سیدنا عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا:

«تُبَايِعُونِي عَلَىٰ أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، فَمَنْ أَوْفَىٰ مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ إِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ»

(صحیح بخاری: ۱۸، صحیح مسلم: ۱۷۰۹، یہ الفاظ امام مسلمؒ کے ہیں)

’’مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرو گے، نہ زنا کرو گے، نہ چوری کرو گے اور نہ ہی کسی ایسے نفس کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ناحق قتل کرو گے۔ جس نے یہ بات پوری کی تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے، اور ان میں سے کچھ بھی کیا اور پھر دُنیا میں ہی اس کی سزا پا گیا (حد کی صورت میں) تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا، اور جس نے ان میں کچھ کیا لیکن اللہ نے اس پر پردہ ڈال دیا (یعنی اسے اس کی دُنیا میں سزا نہ ملی) تو اس کا معاملہ قیامت کے دن اللہ پر ہوگا چاہے تو معاف کردے اور چاہے تو اس کو عذاب دیدے۔‘‘

⑫ سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا» (صحیح بخاری: ۶۸۷۴، صحیح مسلم: ۱۶۱)

کہ ’’جس کسی نے ہم میں کسی پر ہتھیار اٹھایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘

⑬ سیدنا ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاکﷺ نے فرمایا:

« لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدَىٰ ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِدِينِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ»

(صحیح بخاری: ۶۸۷۸، صحیح مسلم: ۱۶۷۶)

’’کسی مسلمان ...... جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں (محمدﷺ) اللہ کا رسول ہوں ...... کا خون تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں: جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور مسلمان کی جماعت کو چھوڑ کر اپنے دین سے الگ ہونے والا۔‘‘

⑭ سیدنا ابن مسعودؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے فرمایا:

«سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» (صحیح بخاری: ۴۸، صحیح مسلم: ۱۱۶)

www.KitaboSunnat.com

”مسلمان کو گالی دینا فسق، جبکہ اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“

⑮ سیدنا ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الإِسْلامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ, وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ» (صحیح بخاری: ٦٨٨٢)

کہ ”اللہ تعالیٰ کے ہاں تین قسم کے لوگ سب سے ناپسندیدہ ہیں: حرم میں الحاد (بدعقیدگی، خون خرابہ وغیرہ) کرنے والا، اور اسلام میں جاہلیت کی رسم تلاش کرنے والا، کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے لئے اس کے پیچھے لگنے والا۔“

⑯ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{يٰـأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالأُنْثٰى بِالأُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ, وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يٰـأُولِي الأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} (البقرۃ: ١٧٨، ١٧٩) کہ ”اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدلے، غلام غلام کے بدلے، عورت عورت کے بدلے۔ ہاں جس کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے تو اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہئے۔ تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے۔ اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہوگا۔ عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے اس باعث تم (قتل ناحق سے) رکو گئے۔“

⑰ سیدنا ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک لڑکا سر عام قتل کردیا گیا تو عمر بن خطابؓ نے فرمایا: ”لو اشترک فیها أهل صنعاء لقتلتهم“ کہ ”اگر اس لڑکے کے قتل میں تمام صنعاء کے رہنے والے بھی شریک ہوں تو میں سب کو قتل کرادوں گا۔“

◉ مغیرہ بن حکیمؒ اپنے حکیم باپ سے بیان کرتے ہیں کہ چار اشخاص نے ایک بچے کو قتل کردیا، تو سیدنا عمر بن خطابؓ نے یہی کہا۔ (صحیح بخاری: ٦٨٩٦)

⑱ سیدنا جندب بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ

”انسان کے مرنے کے بعد جو چیز سب سے پہلے بدبودار ہوتی ہے وہ اس کا پیٹ ہے تو جو شخص یہ کرسکے کہ وہ پاکیزہ کے علاوہ کچھ نہ کھائے پس وہ ایسا ہی کرے اور جو شخص یہ کرسکے کہ چلو بھر خون بہانے کے سبب جنت اور اس میں کوئی چیز حائل نہ کی جائے تو چاہئے کہ وہ ایسا ہی

www.KitaboSunnat.com

کرے“ (یعنی اگر وہ چلو برابر خون بہائے گا تو اسمیں اور جنت میں فاصلہ کر دیا جائے گا) (صحیح بخاری: ۷۱۵۲)

◉ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ امام طبرانیؒ کے ہاں یہ حدیث مرفوع بھی بیان ہوئی ہے۔ سیدنا جندبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے فرماتے سنا:

«لَا يَحُولَنَّ بَيْنَ أَحَدِكُمْ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ يَرَاهَا مِلْئُ كَفِّ دَمٍ مِنْ مُسْلِمٍ أَهْرَاقَهُ بِغَيْرِ حِلِّهِ» (فتح الباری: ۱۳/ ۱۳۰) کہ ”تمہارے اور جنت کے درمیان اگرچہ تم جنت کو دیکھ رہے ہو ......ایک مسلمان کا چلو برابر خون بھی ہرگز حائل نہ ہو جس کو تم نے ناحق بہایا ہو۔“

اگر اس حدیث کے مرفوع ہونے کی تصریح نہ بھی ہو تب بھی یہ حدیث حکماً مرفوع ہے، کیونکہ ایسی بات صحابی اپنے اجتہاد سے نہیں کہہ سکتا۔ بہرحال اس حدیث مبارکہ میں بغیرحق کے مسلمانوں کا خون بہانے پر بہت شدید وعید ہے۔

⑲ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «وَمَنْ خَرَجَ عَلَىٰ أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ» (صحیح مسلم: ۱۸۴۸) کہ ”اور جس شخص نے میری امت پر اس طرح خروج کیا کہ وہ ہر نیک وبد کو مارتا ہے، اور مؤمن شخص کے معاملے میں انجام سے نہیں ڈرتا، اور جس سے وعدہ کیا ہو اس سے وعدہ بھی پورا نہیں کرتا تو نہ تو اُس کا مجھ کوئی تعلق ہے اور نہ ہی میرا اُس سے۔“

▣ ذیل میں وہ احادیث ہیں جو اگرچہ صحیح بخاری ومسلم میں نہیں لیکن ان کو امام منذریؒ سے اپنی کتاب الترغیب و الترھیب میں بیان کیا ہے اور امام محمد ناصر الدین البانیؒ ان تمام کو اپنی صحیح الترغیب و الترھیب میں بھی ذکر کیا ہے۔ (الترغیب: ۳/ ۲۹۳ وما بعدہ)

⑳ سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَدْخَلَهُمُ النَّارَ»

کہ ”البتہ پوری دُنیا کا تباہ وبرباد ہوجانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مومن شخص کے ناحق قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ اور اگر آسمان وزمین میں رہنے والے تمام افراد ایک مومن شخص کے قتل میں شریک ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ سب کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔“

◉ سیدنا ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَزَوالُ الدُّنيا أَهوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ»

''البتہ پوری دُنیا کا ختم ہوجانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے کم ہے۔''

◉ سیدنا بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِندَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنيا»

''ایک مومن شخص کا قتل حق تعالیٰ کے نزدیک پوری دُنیا کے زوال پر بھاری ہے۔''

(۲۱) سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ أَنّ أَهْلَ السَّمَآءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ»

''یقیناً اگر تمام اہل ارض وسماء ایک مومن شخص کے قتل میں شریک ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ سب کو اوندھے منہ آگ میں داخل کردیں گے۔''

(۲۲) سیدنا ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ سید البشر ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلَ يَمُوتُ كَافِرًا أَوِ الرَّجُلَ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا»

''ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادیں سوائے دو گناہوں کے: ایک تو وہ شخص جو کفر کی حالت میں فوت ہوجائے، اور دوسرا وہ شخص جو کسی مومن شخص کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے۔''

◉ سیدنا ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم ﷺ کو فرماتے سنا:

«كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلَ يَمُوتُ مُشْرِكًا أَوْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا»

''جو شخص شرک پر مرے یا جو کسی مومن شخص کو عمداً قتل کرے، ان دونوں گناہوں کے علاوہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ باقی تمام گناہوں کو معاف فرمادیں۔''

(۲۳) سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَصْبَحَ إِبْلِيسُ بَثَّ جُنُودَهُ، فَيَقُولُ: مَنْ أَخذَلَ الْيَوْمَ مُسْلِمًا أُلْبِسُهُ التَّاجَ، قَالَ: فَيَجِيئُ هٰذا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّىٰ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَيَقُولُ: أَوْشَكَ أَنْ يَتَزَوَّجَ، وَيَجِيئُ هٰذا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّىٰ عَقَّ وَالِدَيْهِ، فَيَقُولُ: يُوشِكُ أَنْ يَبَرَّهُمَا: وَيَجِيئُ هٰذا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّىٰ أَشْرَكَ، فَيَقُولَ: أَنْتَ أَنْتَ، وَيَجِيئُ هٰذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتّىٰ قَتَلَ، فَيَقُولُ: أَنْتَ أَنْتَ، وَيُلْبِسُهُ التَّاجَ»

''جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس اپنے لشکر (چیلوں چانٹوں) کو جمع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم میں جس نے آج کسی مسلمان کو ذلیل کیا تو میں اسے انعام کے طور پر تاج پہناؤں گا، نبی

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک چیلا آئے گا اور کہے گا کہ میں ایک مسلمان کو وسوسے ڈالتا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی، شیطان لعین کہے گا کہ ممکن ہے کہ وہ پھر شادی کرلے، ایک اور چیلا آئے گا اور کہے گا کہ میں ایک مسلمان کو بہکا تا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی کرلی، شیطان لعین کہے گا کہ ممکن ہے کہ وہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرلے، ایک اور چیلا آئے گا اور کہے گا کہ میں ایک مسلمان کے ساتھ لگا رہا یہاں تک کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرلیا، ابلیس کہے گا کہ ہاں ہاں تو انعام کا حق دار ہے! ایک اور چیلا آئے گا اور کہے گا کہ میں ایک مسلمان کو بہکاتا رہا حتیٰ کہ اس نے قتل کر دیا، ابلیس لعین کہے گا کہ ہاں ہاں تو انعام کا حقدار ہے! اور اسے تاج پہنائے گا۔''

۴۴ سیدنا عبادہ بن صامت ؓ سے مروی ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا»

''جو شخص کسی مؤمن کو قتل کرے اور اپنے آپ کو حق بجانب سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس سے کوئی پس وپیش قبول نہ کریں گے۔''

اس حدیثِ مبارکہ کو امام ابوداؤدؒ نے بھی روایت کیا ہے اور وہ پھر خالد بن دہقان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ عسانی سے « فَاغْتَبَطَ » کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا: ''الذين يقاتلون في الفتنة، فيقتل أحدهم، فيرى أحدهم أنه على هدى لا يستغفر الله، يعني من ذلک'' کہ ''وہ لوگ جو کسی فتنہ میں لڑائی کریں، پس وہ بعض کو قتل بھی کریں اور پھر اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس بات کی (یعنی مسلمانوں کو قتل کرنے پر) معافی بھی نہ مانگیں، یہی اس لفظ کا مطلب ہے۔''

(سنن ابی داود: ۴۲۷۰)

۴۵ سیدنا ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَتَكَلَّمُ، يَقُولُ: وُكِلْتُ الْيَوْمَ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَمَنْ جَعَلَ مَعَ اللهِ إِلٰـهًا آخَرَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ حَقٍّ، فَيَنْطَوِي عَلَيْهِمْ فَيَقْذِفُهُمْ فِي غَمَرَاتِ جَهَنَّمَ»

''جہنم سے (قیامت کے دن) ایک گردن نکلنے گی جو کہ باتیں کرتی ہوگی، وہ کہے گی کہ مجھے آج تین کے قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے: ہر سرکش اور کینہ پرور پر، اور اس شخص پر جس

نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور الٰہ بنا لیا، اور اس شخص پر جس نے کسی جان کو ناحق قتل کیا، پس وہ گردن ان پر لپکے گی اور انہیں جہنم کی گہرائیوں میں پھینک دے گی۔''

☜ درج بالا تمام آیات بینات واحادیث مبارکہ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرنے کے بارہ میں ہیں۔ ہاں اگر کسی شخص کے ہاتھوں غلطی سے کوئی قتل ہوجائے تو اللہ نے اس پر دیت اور کفارہ رکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا} (النساء:۹۲)

''کسی مؤمن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے)، جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں اور اگر مقتول تمہاری دُشمن قوم کا ہو اور ہو وہ مسلمان، تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنا لازمی ہے۔ اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی (ضروری ہے) پس جو نہ پائے اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

'معاہد' کو عمداً یا غلطی سے قتل کرنا

'ذمی' (کسی مسلم حکومت میں رہنے والے وہ غیر مسلم لوگ جو جزیہ ادا کرتے ہیں اور حکومتِ وقت ان کی جان وآبرو کی محافظ ہوتی ہے)، 'معاہد' (وہ غیر مسلم جو کسی معاہدہ کے تحت مسلم علاقے میں آئیں) اور 'مستامن' (جو غیر مسلم مسلمان حکومت یا کسی بھی مسلمان کی امان پر مسلم علاقے میں آئیں) کو قتل کرنا اسلامی شریعت میں حرام ہے اور اس بارے میں انتہائی شدید وعید وارد ہے، اس بارے میں کچھ احادیثِ مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں:

www.KitaboSunnat.com

① سیدنا ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا» (صحیح بخاری: ۳۱۶۶)

''جس نے کسی 'معاہد' کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ اُس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جاسکتی ہے۔''

اس حدیثِ مبارکہ کو امام بخاریؒ نے **كتاب الجزية** میں **باب إثم من قتل معاهدا بغير جرم** کہ 'معاہد کو بغیر جرم کے قتل کرنے کا گناہ' کے تحت جبکہ **كتاب الديات** میں **باب إثم من قتل ذميا بغير جرم** کہ 'ذمی کو بغیر جرم قتل کرنے کا گناہ' کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔ جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ درج بالا سخت ترین وعید 'ذمی' اور 'معاہد' کو بغیر جرم کے قتل کرنے پر ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہاں یعنی **كتاب الديات** میں امام بخاریؒ نے 'ذمی' کے بارے میں باب باندھا ہے حالانکہ اس بات کے تحت جو حدیث ہے اس میں 'معاہد' کا ذکر ہے، جبکہ **كتاب الجزية** میں باب بھی 'معاہد' کے نام سے باندھا اور اس کے تحت حدیث میں بھی 'معاہد' کا ہی ذکر ہے، تو 'معاہد' سے مراد (امام صاحب کے نزدیک) وہ شخص ہے جس کا مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ ہو، خواہ وہ معاہدہ جزیہ کے ساتھ ہو، حاکم کی طرف سے ہدیہ کے طور پر ہو یا پھر کسی بھی مسلمان کی جانب سے پناہ کے طور پر۔ (فتح الباری: ۱۲/۲۵۹)

◉ اس حدیث کو امام نسائیؒ نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے:

«مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا» (سنن النساء: ۴۷۵۰)

''جس نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔''

◉ امام نسائیؒ نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ ان الفاظ سے بھی ذکر کیا:

«مَنْ قَتَلَ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا» (سنن النسائی: ۴۷۴۹)

''جس نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو تو ستر سال کی مسافت کی سونگھی جاسکتی ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

② سیدنا ابوبکرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ»

(سنن ابی داود: ۲۷۶۰، والنسائی: ۴۷۴۷، وزاد النسائی: أن یشمّ ریحها)

''جس نے کسی 'معاہد' کو ناحق کے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتے ہیں۔''

◉ امام نسائیؒ کی روایت میں اضافہ ہے کہ اللہ اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دیتے ہیں۔

امام منذریؒ فرماتے ہیں کہ «فِي غَيْرِ كُنْهِهِ» کا مطلب ہے:

''ایسے وقت کے علاوہ جس میں اس کا قتل جائز ہو یعنی کسی قسم کا معاہدہ نہ ہو۔'' (الترغیب والترہیب: ۲۹۹/۳، منذری، الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف، ۱۴۰۱، دار الفکر)

◉ اور امام منذریؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام ابن حبانؒ نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

«مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ»

''جس نے کسی 'معاہد' کو ناحق قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو تو سو سال کی دوری سے بھی آسکتی ہے۔'' امام البانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ (الترغیب والترہیب: ۲۹۹/۳)

☜ درج بالا احادیثِ مبارکہ 'معاہد' کو جان بوجھ کر قتل کرنے کے بارے میں ہیں۔ جہاں تک 'معاہد' کو غلطی سے قتل کرنے کا مسئلہ ہے تو اس میں دیت اور کفارہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللهِ وَكَانَ اللهُ عَلِيمًا حَكِيمًا} (النساء: ۹۲)

''اور اگر مقتول) جو غلطی سے قتل ہوا ہے) اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی) ضروری ہے) پس جو نہ پائے اس کے ذمے دو مہینے کے لگاتار روزے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

www.KitaboSunnat.com

آخر میں، میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اے نوجوانو! اپنی جانوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، شیطان کے ہاتھوں ہلاکت وتباہی سے بچو، ورنہ وہ تمہارے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب جمع کردے گا، اسی طرح مسلمان بزرگوں اور نوجوانوں کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مسلمان عورتوں کے معاملے میں، اپنی ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں اور خالاؤں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، رکوع سجدہ کرنیوالے بزرگوں اور شیر خوار بچوں کے معاملے میں اللہ سے خوف کھاؤ، معصوم وناحق خون اور محترم وناحق مالوں کے معاملے میں بھی اللہ تعالیٰ سے خوف کھاؤ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ} (البقرۃ: ۲۴)

کہ ''اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔''

اور فرمایا: {وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ} (البقرۃ: ۲۸۱)

''اور اُس دن سے ڈرو جس میں تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

نیز فرمایا: {يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا} (آل عمران: ۳۰)

''جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پالے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی۔''

نیز فرمایا: {يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ} (عبس: ۳۴ تا ۳۷)

''اُس دن آدمی اپنے بھائی سے، اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کیلئے کافی ہوگی۔''

اے نوجوانو! اپنی بے ہوشی اور غفلت کی نیند سے بیدار ہوجاؤ اور زمین میں فتنہ وفساد کے لئے شیطان کے آلہ کار نہ بنو۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو دین کی سمجھ عطا فرمائے، اور گمراہیوں کی ظلمتوں سے چاہے وہ ظاہر ہوں یا مخفی، اُن کو محفوظ کرے۔ وصلّی اللہ وسلّم وبارك علی عبدہ ونبیّہ محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، آمین یا رب العالمین

www.KitaboSunnat.com